ایصال ثواب ایک مستحب کام ہے

کوئی نیک کام کرکے اس کا ثواب میت کو پہنچانے کو ایصال ثواب، کہتے ہیں

اس عقیدے کے بارے میں 11 آیتیں اور 14 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں۔

ایصال ثواب ایک مستحب کام ہے، کوئی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور نہیں کرنا چاہے تو کوئی گناہ نہیں ہے

اس کام کرنے میں یہ 5 باتیں ضروری ہیں

1۔ اس میں ریا نمود، جس کو دکھلاوا کہتے نہ ہو، اگر لوگوں کے دکھلاوے کے لئے کیا تو چونکہ ثواب کے لئے نہیں کیا اس لئے ثواب نہیں ملے، اور جب کرنے والے کو ہی ثواب نہیں ملے گا، تو میت کو کیا ثواب پہنچائے گا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہو، اتنا چھپا کر کرے

2۔ رسم ورواج کی پابندی نہ ہو، یہ نہ ہو کہ چونکہ اس کام کی رسم بن گئی ہے اس لئے یہ کی جا رہی ہے

3۔ مالی صدقہ کرنا ہو تو غریبوں کو دے، کیونکہ اسی کا حق بنتا ہے، اور اسی کو دینے سے ثواب زیادہ ملے گا

4۔ اس میں فضول خرچی نہ ہو

5۔ ایصال ثواب کرتے وقت لوگوں کو بلانا اور جم گھٹا کرنا یہ بھی ٹھیک نہیں ہے

کیونکہ آدمی کی موت ہو چکی ہو تو اس کے لئے اعلان کرنا، اور لوگوں کو جمع کرنا بھی حدیث میں اچھا نہیں سمجھا گیا ہے تو ایصال ثواب کے لئے لوگوں کو جمع کرنا، ناچ اور گانے کا سما بنانا اور وہ سارے خرافات کرنا جو ہندؤوں کے میلوں میں ہوتا ہے کیسے جائز ہو سکتا ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

۔عن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال ایاکم و النعی فان النعی من عمل الجاھلیۃ، قال عبد اللہ و النعی اذان بالمیت۔ (ترمذی شریف، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ النعی، ص ۲۳۹، نمبر ۹۸۴/ابن ماجۃ شریف، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النھی عن النعی، ص ۲۱۱، نمبر ۱۴۷۶)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان موت کے اعلان سے بچا کرو، اس لئے کہ یہ جاہلیت کا عمل ہے، حضرت عبد اللہ ؓ نے فرمایا کہ نعی، کا ترجمہ ہے لوگوں کے درمیان موت کا اعلان کرنا۔

اس حدیث میں اہتمام کے ساتھ لوگوں میں میت کی موت کرنے سے منع کیا ہے، ہاں تھوڑا بہت جنازے کی اطلاع دے اس کی گنجائش ہے، لیکن جم گھٹا کرنا صحیح نہیں ہے،

یہ غمی کا موقع ہے، یہ اس کی آخری ملاقات ہے، اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھنا ہے اس کے باوجود بھی زیادہ جم گھٹا کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے تو ایصال ثواب جیسے چھپا کر کرنے کے کام میں آدھی دنیا کو جمع کرنا کیسے صحیح ہوگا ۔ہاں بغیر خرافات کے لوگ جمع ہو کر کچھ پڑھ کر میت کو بخش دیں تو علماء نے اس کی گنجائش دی ہے

اس وقت کی افراتفری

لیکن اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اس مستحب کام میں بہت افراتفری ہے
ایک آدمی کے والد کا انتقال ہوا، اس میں چالیس روز تک لوگ آتے رہے، اوراس میں 40,000 چالیس ہزار پونڈ خرچ کروادیا، اوراس آدمی کا دیوالہ نکل گیا، کیا مستحب کام میں اتنی زیادتی جائز ہے

میرے گاؤں میں کئی آدمیوں کا انتقال ہوا، انکے وارث کے پاس کفن کا بھی پیسہ نہیں تھا، لیکن لوگوں نے سودی قرض لینے پر مجبور کیا، اوراس نے بنیوں سے تین ہزار روپیہ قرض لیکر لوگوں کو کھانا کھلایا
ایسے موقع پر رشتہ دار لوگ پیچھے لگ جاتے ہیں، اور کچھ ذہین لوگ بھی ساتھ ہو جاتے ہیں، اور ایصال ثواب کے نام پر اتنا تنگ کرتے ہیں کہ غریب کی چمڑی ادھیڑ لیتے ہیں،
فیا للآسف

ایصال ثواب کی 3 صورتیں ہیں

[۱] مالی صدقہ کر کے ثواب پہنچانا

مثلا۔۔مال خیرات کر کے ثواب پہنچانا

۔۔کھانا کھلا کر ثواب پہنچانا

۔۔غریبوں کو جانور صدقہ کر کے ثواب پہنچانا

۔۔قربانی کر کے ثواب پہنچانا

[۲] بدنی اعمال کر کے ثواب پہنچانا

۔۔مثلا، حج کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچانا

۔۔ روزہ رکھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا

۔۔نماز پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا

[۳] پڑھ کر ثواب پہنچانا

۔۔مثلا، حضور ﷺ کے لئے درود شریف پڑھنا

۔۔قرآن پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا

۔۔دعا پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا

[۱] مال خیرات کر کے ثواب پہنچانے سے میت کو ثواب ملتا ہے

اس کے لئے عقیدۃ الطحاویۃ میں عبارت یہ ہے،

۔و فی دعاء الاحیاء و صدقاتھم منفعۃ للاموات ۔(عقیدۃ الطحاویۃ، عقیدہ نمبر ۸۹، ص ۱۹)

ترجمہ۔ زندہ آدمی مردوں کے لئے دعا کرے، یا وہ صدقہ کرے اس سے مردوں کو فائدہ ہوتا ہے

۔و منھا: ان دعاء الاحیاء للاموات و صدقتھم عنہ نفع لھم فی علو الحالات ۔(شرح فقہ اکبر ، مسئلۃ فی ان ۔دعاء للمیت ینفع خلافا للمعتزلۃ، ص ۲۲۴)

ترجمہ۔ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ زندہ لوگ مردوں کے لئے دعا کرے، یا ان کی جانب سے صدقہ کرے تو حالات کی بلندی میں انکو نفع ہوتا ہے۔

اس عبارت میں ہے کہ میت کو مالی صدقات کا نفع ملتا ہے

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

1 ۔أنبانا ابن عباس ؓ ان سعد بن عبادۃ ؓ توفیت امہ و ھو اغائب عنھا فقال یا رسول اللہ ان امی توفیت و انا غائب عنھا أینفعھا شیء ان تصدقت بہ عنھا؟ قال نعم قال فانی أشھدک ان حائطی المخراف صدقۃ علیھا ۔(بخاری شریف، باب اذا قال أرضی او بستانی صدقۃ للہ عن امی ، ص ۴۵۶، نمبر ۲۷۵۶ / مسلم شریف، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت، ص ۷۱۶، نمبر ۱۶۳۰/۴۲۱۹)

ترجمہ۔حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ سعد ابن عبادہ کی ماں کا انتقال ہوا، جبکہ سعد ابن عبادہ غائب تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں غائب تھا اس حال میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، اگر میں ان کی

جانب سے صدقہ کروں تو انکو نفع ہوگا؟ اآپؐ نے فرمایا ہاں، سعدؓ نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ مخراف میں جو میرا باغ ہے، میں ماں کے لئے اس کو صدقہ کرتا ہوں

2۔عن سعد بن عبادۃ انه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فأی الصدقة افضل؟ قال الماء قال فحفر بئرا و قال هذه لام سعد۔ (ابوداود شریف، کتاب الزکوۃ، باب فی فضل سقی الماء، ص ۲۴۹، نمبر ۱۶۸۱)

ترجمہ۔حضرت سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہو گیا تو کون سا صدقہ افضل ہے، آپ نے فرمایا، پانی، راوی کہتے ہیں حضرت سعدؓ نے کنواں کھودا، پھر یہ کہا کہ، یہ سعد کی ماں کے لئے صدقہ ہے

ان احادیث میں ہے کہ دوسرے نے صدقہ کیا تو اس کا ثواب میت کو ملتا ہے

3۔عن عائشة ان رجلا اتی لنبی ﷺ فقال یا رسول اللہ! ان امی افتلتت نفسها و لم توص، و اظنها لو تکلمت تصدقت، أفلها اجر ان تصدقت عنها؟ قال نعم۔ (مسلم شریف، کتاب الزکوۃ، باب وصول ثواب الصدقۃ عن المیت الیہ، ص ۴۰۶، نمبر ۱۰۰۴، نمبر ۲۳۲۶)

ترجمہ۔حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا، اور کہا یا رسول اللہ میری ماں اچانک انتقال کر گئی ہے اور وصیت نہیں کر پائی، اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ ضرور کرتی، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں تو انکو اجر ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا! ہاں [ملے گا]

4۔عن جابر بن عبد اللہ۔۔۔نزل من منبرہ و اتی بکبش فذبحه رسول اللہ بیدہ و قال بسم اللہ و

اللہ اکبر ھذا عنی و عمن لم یضح من امتی ۔(ابوداود شریف، کتاب الضحایا، باب فی الشاۃ یضحی بھا عن جماعۃ، ص ۴۰۹، نمبر ۲۸۱۰)

ترجمہ۔حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے۔۔۔حضور ؐ منبر سے نیچے اترے، آپ کے سامنے ایک مینڈھا لایا گیا، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو ذبح کیا، اور فرمایا، بسم اللہ و اللہ اکبر ۔ یہ میری جانب سے ہے، اور میری امت میں جن لوگوں نے قربانی نہیں کی ان کی جانب سے ہے

5۔قال رأیت علیا رضی اللہ عنہ یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھذا؟ فقال ان رسول اللہ ﷺ اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ۔(ابوداود شریف، کتاب الضحایا، باب الاضحیۃ عن المیت، ص ۴۰۷، نمبر ۲۷۹۰)

ترجمہ۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو دیکھا کہ وہ مینڈھا [بکرا] ذبح کر رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ، مجھے حضورؐ نے وصیت کی ہے کہ میں حضورؐ کی جانب سے قربانی کیا کروں، تو میں یہ انکی جانب سے قربانی کر رہا ہوں۔

ان 5 احادیث سے ثابت ہوا کہ مالی صدقات کرے تو اس کا ثواب، میت کو پہنچتا ہے
البتہ اس میں شہرت، ریا نمود، دوسروں کو چڑھانا نہ ہو اور نہ ہی رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے کرے
، اور نہ فضول خرچی کرے۔
یہ کام کبھی کبھار کر لے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچا دے، کیونکہ یہ صرف مستحب ہے۔

[۲] بدنی عمل کر کے میت کو ثواب پہنچا سکتے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے

6۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال أحج عن ابی قال نعم حج عن ابیک۔(ابن ماجۃ شریف، کتاب المناسک، باب الحج عن المیت، ص ۴۲۰، نمبر ۲۹۰۴)

ترجمہ۔ ایک آدمی حضور ؐ کے پاس آیا، اور پوچھا کہ میں اپنے باپ کی جانب سے حج کروں؟، آپ نے فرمایا ہاں! اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔

7۔عن ابی الغوث بن حصین۔رجل من الفروع۔انہ استفتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن حجۃ کانت علی ابیہ مات و لم یحج، قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج عن ابیک، و قال النبی و کذالک الصیام فی النذر یقضی عنہ۔ (ابن ماجۃ شریف، کتاب المناسک، باب الحج عن المیت، ص ۴۲۰، نمبر ۲۹۰۵)

ترجمہ۔ابی غوث بن حصین سے روایت ہے کہ، باپ پر ایک حج تھا، اور انہوں نے حج نہیں کیا تھا، اور ان کا انتقال ہو گیا تھا، تو اس کے بارے میں فتوی پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔حضور ؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نذر کا روزہ باقی ہو تو انکی جانب سے قضا کر سکتے ہو۔

حج کرنا، اور روزہ رکھنا بدنی عبادتیں ہیں، اس لئے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بدنی عبادت کر کے میت کو ثواب پہنچا سکتے ہیں

[۳] قرآن پڑھ کر اور دعا کر کے میت کو ثواب پہنچا سکتے ہیں

لیکن اس کے لئے وقت متعین کرنا، جس میں زمانے کا دھمال ہو، ویڈیو بنایا جائے، ناچ اور گانے بھی ہوں، طبلہ اور ڈھولکی تو ہوں ہی، اور اس پر نئے انداز کا ڈانس بھی ہوتا کہ زمانے تک اس کی یادیں یوٹیوب you tube پر اور انٹرنیٹ پر رہے، یہ سب کہاں تک جائز ہیں، آپ خود ہی فتوی دے لیں،

اس کی دلیل یہ آیتیں ہیں

1۔و الذین جاؤ من بعدہ یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔(آیت ۱۰، سورت الحشر ۵۹)

۔ترجمہ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں

2۔رب اغفر لی و لوالدی و لمن دخل بیتی مأمنا و للمومنین و للمؤمنات۔(آیت ۲۸، سورت نوح ۷۱)

۔ترجمہ۔ میرے رب میری بھی بخشش فرما دیجئے، میرے والدین کی بھی، اور ہر اس شخص کی بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ حالت میں داخل ہوا، اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی [بخشش کر دیجئے]

3۔ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔(آیت ۵۶، سورت الاحزاب ۳۳)

۔ترجمہ۔ بیشک اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو، اور خود سلام بھیجا کرو۔

اس آیت میں ہے کہ اللہ اور فرشتے حضور ؐ پر درود بھیجتے ہیں اس لئے مومنو کو بھی حکم دیا گیا کہ حضور ؐ پر خود درود بھیجیں، اس لئے حضور ؐ پر خود درود بھیجنا چاہئے، پڑھنے میں یہ سب سے بڑی عبادت ہے

اس آیت میں حضور ؐ پر درود بھیجنے کے کا حکم دیا گیا ہے، اگر اس کا ثواب نہیں ملتا تو درود بھیجنے کا حکم کیوں دیتے!۔

پڑھ کر بخشنے کے لئے احادیث یہ ہیں

8۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاث الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو اله۔(مسلم شریف، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص۷۱۶، نمبر ۱۶۳۱ / ۴۲۲۳)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے، مگر تین عمل کا ثواب ملتا رہتا ہے [۱] صدقہ جاریہ کا ثواب، [۲] ایسا عم چھوڑا جس سے لوگ نفع اٹھاتے ہوں [۳] نیک اولا جو اس کے لئے دعا کرتی ہو اس کا ثواب، مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

9۔عن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ ﷺ أقرؤ (یٰسین) علی موتاکم۔(ابوداود شریف، باب القرأة عند المیت، ص۴۵۷، نمبر ۳۱۲۱)

ترجمہ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی میت پر یٰسین شریف پڑھا کرو

10۔عن عثمان بن عفان قال کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم و اسألوا له بالتثبیت فانه الان یسأل۔(ابوداود شریف، باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف، ص ۴۷۰، نمبر ۳۲۲۱)

ترجمہ۔حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورؐ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہتے اور کہتے، اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو، اور ان کے لئے جواب دینے میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو! اس لئے کہ ابھی فرشتے ان سے سوال کریں گے۔

11۔عن ابی هریرة ؓ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء۔(ابوداود شریف، باب الدعاء للمیت، ص ۴۶۷، نمبر ۳۱۹۹)

ترجمہ۔حضورؐ فرماتے ہیں کہ میت پر نماز جنازہ پڑھو تو ان کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو

12۔حدثنا صفوان حدثنی المشیخة انهم حضروا غضیف بن الحارث الثمالی حین اشتد سوقه فقال هل منکم احد یقرء یٰسین۔۔۔فکانت المشیخة یقولون اذا قرئت عند المیت خفف عنه بها۔(مسند احمد، مسند حدیث غضیب بن الحارث ؓ، ج ۵، ص ۵۷، نمبر ۱۶۵۲۱)

ترجمہ۔غضیف بن الحارث الثمالی کی موت کا وقت آیا تو کہنے لگے تم میں سے کوئی یٰسین شریف پڑھ سکتا ہے۔۔۔ اس لئے کہ بوڑھے لوگ کہتے ہیں کہ اگر میت کے پاس یٰسین شریف پڑھی جائے تو اس کی برکت سے موت کی سختی کم ہوجاتی ہے۔

اس قول تابعی کے قول میں ہے کہ یٰسین شریف پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوجاتی ہے ۔

13۔عن عبد الرحمن بن العلاء بن اللجلاج عن ابیه انه قال لبنیه : اذا ادخلتمونی قبری

فضعونی فی اللحد و قولوا باسم اللہ و علی سنۃ رسول اللہ ﷺ و سنوا علی التراب سنا و اقرأوا عند رأسی اول البقرۃ و خاتمھا فانی رأیت ابن عمر یستحبھا ذالک ۔ (سنن بیہقی ، کتاب الجنائز ، باب ماورد فی قرأۃ القرآن عند القبر ، ج ۴ ، ص ۹۳ ، نمبر ۷۰۶۸)

ترجمہ۔ ابن لجلاج ؒ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جب مجھے قبر میں داخل کر دو اور مجھے لحد میں رکھ دو تو بسم اللہ علی سنۃ رسول اللہ ، کہو ، اور میرے اوپر مٹی ڈال دو پھر میرے سر کے پاس سورہ بقرہ کا شروع اور اس کا آخیر حصہ پڑھو ، اس لئے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اس عمل کو مستحب کہتے تھے ۔

اس تابعی کے عمل سے معلوم ہوا کہ میت کے سراہانے میں سورہ بقرہ پڑھی جائے

ان 13 احادیث اور 3 آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خیرات کا ثواب اور دعا اور استغفار کا ثواب میت کو ملتا ہے

ان میں سے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا اور درود کا اہتمام ہمیشہ کرے ، اور باقی عمل کبھی کبھار کرے

لیکن ان میں یہی ہے کہ دن متعین نہ ہو ، رسم و رواج نہ ہو ، ریا اور نمود نہ ہو ، فضول خرچی نہ ہو ، اجتماع ، ڈھول ، طبلہ ، ناچ ، گانا اور وہ خرافات نہ ہوں جس سے ہندؤں کا میلہ شرما جائے

مالی صدقات غریبوں کو دیا جائے ، لٹیروں کو اور ذہین قسم کے مکاروں کو ہرگز نہ دیں ۔

کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ ثواب نہیں پہنچا سکتے

اور کچھ حضرات کہتے ہیں کہ دعا کا ثواب تو پہنچتا ہے، کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے
مالی صدقات کا ثواب نہیں پہنچتا

ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے کو نہیں پہنچتا
اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

4۔ان لا تزر وازرۃ وزری آخری و ان لیس للانسان الا ماسعی (آیت ۳۹،النجم ۵۳)

ترجمہ۔یعنی یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، اور یہ کہ انسان کو خود اپنی کوشش کوشش کے سوا کسی اور چیز کا بدلہ لینے کا حق پہنچتا۔

5۔ولا تکسب کل نفس الا علیھا و لا تزر وازرۃ وزر آخری۔(آیت ۱۶۴،الانعام ۶)

ترجمہ۔اور جو کوئی شخص کوئی کمائی کرتا ہے اس کا نفع اور نقصان کسی اور پر نہیں خود اسی پر پڑتا ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

6۔کل نفس بما کسبت رھینۃ۔(آیت ۳۸،سورت المدثر ۷۴)

ترجمہ۔ہر شخص اپنے کرتوت کی وجہ سے گروی رکھا ہوا ہے

7۔لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت۔(آیت ۲۸۶،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اس کو فائدہ بھی اسی کام سے ہوگا جو اس نے اپنے ارادے سے کرے، اور نقصان بھی اسی کام سے ہوگا جو اپنے ارادے سے کرے

8۔تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت و لکم ما کسبتم۔(آیت ۱۴۱،سورت البقرۃ ۲)

9۔تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت و لکم ما کسبتم۔(آیت ۱۳۴،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔وہ ایک امت تھی جو گذر گئی ، جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کا ہے،اور جو کچھ تم نے کمایا وہ تمہارا ہے

10۔ثم توفی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون۔(آیت ۲۸۱،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔پھر ہر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا دیا جائے گا،اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا

ان 7 آیتوں میں ہے کہ آدمی خود جو کام کرتا ہے اسی کا اس کو ثواب ملتا ہے،

اس سے وہ ثابت کرتے نہیں میت کو ثواب نہیں ملتا ہے،بس جو اس نے اپنی زندگی میں کیا اسی کا ثواب یا عذاب ملے گا

ان تین وجہ سے جمہور ایصال ثواب کے قائل ہوئے

ان تین 3 وجہ سے جمہور اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ میت کو مالی اور قرآت کا ثواب ملتا ہے

1۔اوپر 13 احادیث، اور 3 آیت گزری جس سے پتہ چلتا ہے کہ میت کو بھیجا ہوا ثواب ملتا ہے، اگر یہ حدیثیں اور آیتیں نہ ہوتیں تو ہم بھی اس بات کے قائل ہوتے کہ میت کو ثواب نہیں ملتا ہے

2۔اوپر کی آیت سے اتنا پتہ چلتا ہے کسی کا گناہ دوسرے کو نہیں ملے گا، کیونکہ انصاف کا تقاضہ یہی ہے، لیکن دوسرے کا بھیجا ہوا ثواب بھی نہیں ملتا ہے، اس کا انکار اوپر کی آیت میں نہیں ہے، اس لئے ثواب مل سکتا ہے

3 ۔جمہور نے دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ مرنے والا اپنا دوست بناتا ہے، یا اپنا رشتہ دار ہوتا ہے یا اپنی اولاد کی تربیت کرتا ہے ، یہ دوست بنانا، اور اولاد کی تربیت کرنا بھی ایک قسم کی نیکیاں کمانے کا سبب ہے اس لئے اس سبب بنانے کی وجہ سے اس کو ثواب ملے گا۔

اور سبب بنے گا تو اس کا گناہ ہوگا، اس کی دلیل یہ آیت ہے

11۔ لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ و من اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الا ساء ما یزرون۔ (آیت ۲۵، سورت النحل ۱۶)۔ترجمہ۔ان باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن خود اپنے گناہوں کے پورے پورے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور ان لوگوں کے بوجھ کا ایک حصہ بھی جنہیں یہ کسی کے علم کے بغیر گمراہ کررہے تھے، یاد رکھو کہ بہت بڑا بوجھ ہے جو یہ لاد رہے ہیں

14۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من

تبعہ لا ینقص ذالک من اجورھم شیئا، و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذالک من آثامھم شیئا ۔ (ابو داود شریف ، باب من دعا الی السنۃ ، ص ۶۵۲، نمبر ۴۶۰۹)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی ھدایت کی طرف بلائے تو جس نے اس کی اتباع کی اس کا اجر بھی اس کو ملے گا، اتباع کرنے والوں کے اجر میں سے کچھ کم نہیں ہوگا۔اور کسی نے گمراہی کی طرف بلایا، تو اس کا بھی گناہ ہوگا جس نے اس کی اتباع کی، اتباع کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہیں ہوگا

اس حدیث میں ہے کہ آپ کی ھدایت کرنے سے کوئی کام کرے گا تو کرنے والے کا ثواب ھدایت دینے والے کو ملے گا۔اسی طرح آپ کے گمراہ کرنے سے کوئی گناہ کرے گا تو اس کے گناہ کا عذاب گمراہ کرنے والے کو بھی ملے گا، کیونکہ یہ گمراہ کرنے کا سبب بنا ہے۔

اس آیت اور حدیث میں ہے کہ کوئی سبب بنتا ہے تو سبب بننے کی وجہ سے سبب بننے والوں کو اس کا ثواب، یا عذاب ملتا ہے، اور چونکہ ایمان لانے والا ایمان کے سبب سے ثواب کا مستحق بنا ہے، اس لئے جو ثواب پہنچائے گا، اس کا ثواب میت کو ملے گا۔

قبر پر خرافات

قبر پر جتنی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں، یا ذبح کرتے ہیں، یا ہدیہ دیتے ہیں ان میں سے کسی کا ثبوت حدیث میں نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف میں احادیث ہیں ، اور نہ اس کا ثواب ملتا ہے، بس شریعت کے مطابق ایصال ثواب کر دے اور چپکے سے غریبوں کو دے اتنے ہی کا ثواب میت کو ملتا ہے، اور وہی کرنا چاہئے

اس عقیدے کے بارے میں 11 آیتیں اور 14 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

مجاوروں کی دکانیں

جتنی احادیث پیش کی جاتیں ہیں ان سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر جا کر میت کے لئے دعا کرے، اور کبھی کبھار چپکے سے غریبوں پر صدقہ کر دے، اور ایسا کرنا مستحب ہے

لیکن اس وقت یہ ہورہا ہے کہ ان فتوؤں کی آڑ میں مجاوروں نے بڑے بڑے قبے بنائے چمک دمک بینر لگائے ،اور ہر آنے والوں کو یہ ترغیب دیتے ہیں کہ یہ بزرگ آپ کی ہر مرادیں پوری کر دیں گے، اور اس سے اتنا فیض ہوگا کہ آپ کی زندگی سنور جائے گی، اور اس جھانسے میں آنے والوں سے بڑی بڑی رقمیں وصول کرتے ہیں اور ان کی جیب خالی کر دیتے ہیں، اور جو اس چکر میں پڑتا ہے اس کو غریب بنا دیتے ہیں، کہاں ہے کبھی کبھار قبر کی زیارت، اور کہاں یہ لوٹیروں کا کھیل،

پھر وہ اتنے ہی پر بس نہیں کرتے، ہر جمعرات کو قبر پر حاضری، عرس اور مختلف حیلوں سے لوگوں کو آنے کی دعوت دیتے ہیں، پھر عرس کے نام پر میلہ لگتا ہے، قوالی ہوتی ہے، رنڈیاں ناچتی ہیں، اور پوری رات وہ دھمال ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے میلے بھی اس کے مقابلے میں ماند ہیں

کچھ لوگوں نے اتنی گنجائش دی تھی کہ قبرستان سے فیض حاصل ہوگا، اور حدیث میں وہ خاص فیض یہ ہے کہ قبر کو اور اس کی ویرانی کو دیکھ کر آخرت یاد آئے گی، دنیا سے دل اچاٹ ہو جائے گا، اور یہاں یہ ہے کہ دنیا بالکل ننگی ہو کر سامنے آتی ہے، بلکہ مذہب کے نام پر اتنے اچھے انداز میں دنیا اور اس کی رونقیں سامنے آتی ہیں کہ ہر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس کو حاصل کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔

کہاں مستحب کے نام پر بزرگوں کی تھوڑی سی گنجائش، اور کہاں یہ ڈانس، ناچ، اور انٹرنیٹ، یوٹیوب، you tube، اور، TV، پر اس کا اشتہار اور خرافات کی بھرمار۔۔ کتنا فرق ہے!۔ فیا للآسف